رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۰

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم

تاریخہائے اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

قیمت جو ہر حال میں پیشگی جائے گی

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۹ قادیان دار الامان مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۱ء مطابق ۲ ربیع الاول ۱۳۲۹ ہجری المقدس جلد ۱۵

اطلاع

خریداران و سرپرستان الحکم مطلع رہیں کہ بوجہ تقریب جلسہ سالانہ [illegible] ۲۸ مارچ و ۷ اپریل کا الحکم [illegible] شائع ہوگا انشاء اللہ العزیز [illegible] جلسہ سالانہ کے حالات مفصل [illegible] والسلام

الحکم کی مفت اشاعت کا سلسلہ

خدا کا شکر ہے کہ مارچ ۱۹۱۱ء سے مفت اخبار لینے والوں کے نام الحکم جاری کر دیا گیا ہے اور جو درخواستیں آتی رہینگی انکی تعمیل انشاء اللہ ساتھ ساتھ ہوتی رہے گی۔ اب ناظرین معاونین الحکم کا فرض ہوگا کہ وہ اس سلسلہ کو پوری کوشش اور توجہ سے جاری رکھیں جن لوگوں کے نام اخبار مفت جاری کیا گیا ہے انکا فرض ہے کہ وہ حسب مقدرہ پانچ دوسرے شخصوں کو الحکم سنادیں نہیں یہ بھی معلوم رہے کہ سردست یہ پرچہ انکے نام تین ماہ کے لئے جاری کیا گیا ہے تین مہینے کے بعد یا تو انہیں صرف محصولڈاک دینے کی تحریک کیجاویگی۔ یا اور نئے شخصوں کے نام جاری کر دیا جاوے کیونکہ مفت اخبار لینے والوں کے متعلق دو تجویزیں ہیں۔ اوّل یہ کہ انکو بجائے مفت کے محصولڈاک پر دیا جاوے اس طرح ہر چار شخصوں کے ذریعہ ایک اور شخص کے نام مفت جاری ہو سکے گا۔ اور یا ہر تین ماہ کے بعد نئے شخصوں کے نام جاری کیا جایا کرے بہرحال دونوں تجویزیں زیر غور ہیں۔ اور تین مہینے کے تجربہ کے بعد ایک یا دوسری تجویز قطعی قرار دیجاویگی۔

۸۔ مارچ تک مندرجہ ذیل بزرگوں نے اس فنڈ میں ایک ایک پرچہ کی قیمت بھیجدی ہے۔

(۱) بابو محمد بخش صاحب سٹیشن ماسٹر (۱ پرچہ)
(۲) شیخ ہاشم علی صاحب گرداور (۱ پرچہ)
(۳) شیخ محمد حسین صاحب بی۔ اے انسپکٹر (۱ پرچہ)

کل میزان ۵۰ پرچہ باقی ۴۳

تعداد پرچہ جات مفت جاری شدہ ۴۵ باقی ۱۲

۸۔ مارچ ۱۹۱۱ء تک الحکم کے قدیم سرپرستوں کی طرف کسی نے کوئی جدید خریدار نہیں بھیجا۔ البتہ **۵ آدمی** صرف اپنی درخواستوں پر الحکم کے حلقہ خریداری میں داخل ہوئے۔

میں اب صرف ہر ہفتہ معمولی رپورٹ دینے پر اکتفا کرونگا (انشاء اللہ العزیز) تفصیلی تحریکیں بار بار کرنے کی ضرورت نہیں جو صاحب پورے ایک پرچہ کی قیمت نہیں دے سکتے۔ وہ سہ ماہی ششماہی نو ماہی جتنے عرصہ کیلئے دیسکتے ہیں دیں تاکہ ہر خریدار الحکم کا اس کارخیر میں شامل ہو جاوے اسی طرح خریدار مہیا کرنے میں سعی کرنی چاہیئے +

خادم قوم یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان

سالانہ جلسہ کے متعلق آخری التماس

سالانہ جلسہ میں اب صرف ایام باقی ہیں اور اس اخبار کے پہونچنے کے بعد غالباً ایک ہی ہفتہ باقی رہجائیگا۔ اگلا اخبار ایسے وقت پر ناظرین الحکم کو مل سکیگا۔ جب کہ وہ سالانہ جلسہ کی تقریب پر شمولیت کے لیئے آنیکو روانہ ہو چکے ہونگے یا ہونیوالے ہونگے۔ اسلیئے مجہو جو کچھ اپنے ناظرین کے ذہن نشین کرنا ہے۔ وہ اسی پرچہ میں عرض کردینا چاہیئے۔

قادیان آنے کی غرض یہ ہرگز نہیں ہے۔ کہ ہم ہزارون آدمیونکا اجتماع دنیا کو دکہائین اس مین شک نہین کہ **قادیان** کو اللہ تعالیٰ نے اس غرض کے لیئے منتخب کیا ہے۔ کہ یہان **لوگون** کا اجتماع ہو اور جس پاک **وجود** کی بعثت نے اسے یہ عزت دی ہے۔ اس سے وعدہ ہو چکا ہو۔

یاتون من کل فج عمیق

لیکن ان آنیوالے لوگون کی غرض اور مقصود سفلی اغراض نہیں ہوسکتے اور نہ اس ضرورت کے لئے یہ جگہ منتخب کی گئی تہی بلکہ اس جگہ ایک **معلم** پیدا کیا گیا جو اسلام کا **مجدد اعظم** ہے اس امت محمدیہ کے گمراہ شدہ لوگون کے لیئے وہ **مہدی** تہا اور روحانی بیماریون کا **مسیحا**۔

اسنے اس جلسہ کی غرض بجائے خود جو کچھ ہی مقرر کی تہی اسے ایک سے زیادہ مرتبہ دوہرایا گیا ہے۔ لیکن وہ پہر بہی ایسی ہی ہے۔ کہ اسے دوہراتے رہین۔

اس جلسہ کو حضرت مسیح موعود مغفور نے جس غرض کے لئے جاری کیا تہا۔ وہ آپ ہی کے الفاظ مین حسب ذیل ہے۔

تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو۔ کہ بیعت کرنیسے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹہنڈی ہو۔ اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجاوے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جاوے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت مین رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ مین خرچ کرنا ضروری ہے۔ تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل ہوکر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہوجاوے سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکہنا چاہیئے اور دعا کرنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبہی کبہی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت مین داخل ہوکر پہر ملاقات کی پرواہ نہ رکہنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کیطور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر یک کے لیئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا۔ کہ وہ صحبت مین آکر رہے۔ یا چند دفعہ سال مین تکلیف اٹہا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلون مین ابہی ایسا اشتعال شوق نہین کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجونکو اپنے پر روا رکہ سکین۔ لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال مین تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جاوین جسمین تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکین سو میرے خیال مین بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷۔ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک قرار پاوے یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے آئندہ اگر ہماری زندگی مین ۲۷۔ دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستونکو محض للہ ربانی باتون کے سننے کے لئے اور دعا مین شریک ہونیکے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے اور اس جلسہ مین ایسے **حقایق اور معارف** کے سنانیکا شغل رہیگا جو ایمان اور یقین اور **معرفت** کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہین اور نیز ان دوستون کے لیئے خاص دعائین اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کیجائیگی۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف انکو **کھینچے** اور اپنے لیئے قبول کرے اور پاک تبدیلی انمین **بخشے**۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسون مین یہ بہی ہوگا کہ ہر یک نئے سال مین جسقدر نئے بہائی اس جماعت مین داخل ہونگے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بہائیون کے منہ دیکہ لین گے۔ اور روشناسی ہوکر آپس مین **رشتہ تودد و تعارف** ترقی پذیر ہوگا۔ اور جو بہائی اس عرصہ مین اس سرائے فانی سے انتقال کرجائیگا۔ اس **جلسہ** مین اسکے لئے دعائے مغفرت کیجائیگی۔ اور تمام بہائیونکو روحانی طور پر ایک کرنیکے لئے اور انکی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹہا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلشانہ کوشش کیجائے گی اور روحانی جلسہ میں اور بہی کئی روحانی فوائد اور منافع ہونگے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہین گے۔

لیکن جبکہ پہلے ہی جلسہ کے بعد حضرت امیر المومنین **سیدنا نور الدین خلیفۃ المسیح** (اللہ تعالیٰ آپکے فیوض سے تا دیر ہمکو اور اہل عالم کو متمتع کرے آمین) نے جو ان ایام مین ہم سب کے بہائی تہے بعض نقص دیکہے اور حضرت کی خدمت مین عرض کیا تو حضرت کو جلسہ کے التوا کا اعلان دینا پڑا۔

اس **اعلان التوا** سے دو باتین ثابت ہوتی ہین۔ اول یہ کہ حضرت **مسیح موعود مغفور فی الحقیقت** اللہ ہی کی طرف سے مامور تہے کیونکہ اگر وہ اس **اجتماع** کو اپنی کسی غرض اور مقصد کے نیچے کرتے تو اسکے التوا کا اعلان نہ دیتے دوسرے ہمارے موجودہ امام حضرت **امیر المومنین** کی ایمانی فراست اور حضرت مسیح موعود مغفور کو آپ سے جو محبت تہی اسکا **اندازہ** ہوتا ہے کہ آپ کی رائے کو کیسا صائب اور درست سمجہتے تہے۔

بہرحال وہ **التوا** بہی اصلاح قوم کے لیئے **تازیانہ** اور اغراض **اجتماع** کو عملی رنگ مین پورا کرنیکا ذریعہ تہا۔ پہر وہ جلسہ ہونے لگا اور حضرت کی زندگی اور آپکے وصال کے بعد ڈسمبر کی آخری تاریخون مین ہی ہوتا آیا مگر اس سال بعض وقتی ضرورتون کے ماتحت اسکی تاریخون مین تبدیلی کرنی پڑی مین نہین کہہ سکتا۔ کہ آئندہ مستقل طور پر یہی تاریخیں رہین یا ڈسمبر ہی کے آخری ایام مقرر ہون۔ اس خیال سے کہ وہ **حضرت کی گونہ یادگار ہین**۔ جن اغراض کے ماتحت یہ تاریخین تبدیل ہوئی تہین انمین سے ریلوے کے کرایہ کی رعایت بہی تہی۔ جو اس سال بہت ہی کم گویا نہ ہونیکے برابر ملی ہے۔ اور اگر یہی طرز عمل رہا تو آئندہ مجہے امید نہین کہ مل سکے بہرحال جلسہ اب قریب ہے۔

جن اسباب کی بنا پر التوا ہوا تہا۔ اسلیئے سب سے اول اس بات کا خیال ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اسوقت تو بجائے خود وہ باوجود

اپنی پاک ذمہ داری رکہتا ہے جس نے اسوقت اس دقت کو محسوس کیا تہا اور اسکے محبوب مولا اور آقا نے اس کی مشورت کو قابل قدر سمجہا تہا۔ پس جس اسوہ اور اصول کو مدنظر رکہکر آپ **قادیان** کا سفر کرین وہ حضرت مسیح موعود مغفور کے الفاظ مین یہہ ہین۔

مین سچ سچ کہتا ہون کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہین ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بہائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہرا لے اگر میرا ایک بہائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے۔ اور مین باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہون تا وہ اسپر بیٹہہ نجاوے۔ تو میری حالت پر افسوس ہے۔ اگر مین نہ اٹہون اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اسکو نہ دون اور اپنے لیئے فرش زمین پسند نہ کرون۔ اگر میرا بہائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے۔ تو میری حالت پر افسوس ہے۔ اگر مین اسکے مقابل پر امن سے سو رہون اور اسکے لیئے جہانتک میرے بس مین ہے آرام پہنچانیکی تدبیر نہ کرون۔ اور اگر کوئی میرا دینی بہائی اپنی نفسانیت سے مجہہ سے کچہہ سخت گوئی کرے۔ تو میری حالت پر حیف ہے۔ اگر مین دیدہ دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤن بلکہ مجہے چاہیئے۔ کہ مین اسکی باتون پر صبر کرون اور اپنی نمازون مین اسکے لیئے رو رو کر دعا کرون کیونکہ وہ میرا بہائی ہے۔ اور روحانی طور سے بیمار ہے۔ اگر میرا بہائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجہے نہین چاہیئے کہ مین اس سے ٹھٹھا کرون یا چین برجبین ہو کر تیزی دکہاؤن یا بدنیتی سے اسکی عیب گیری کرون۔ کہ یہ سب ہلاکت کی راہین ہین۔ کوئی سچا مومن نہین ہو سکتا۔ جب تک اسکا دل نرم نہو۔ جب تک وہ اپنے تئین ہر یک سے ذلیل نہ سمجہے اور ساری مشیختین دور نہ ہو جائین خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔ اور غریبون سے نرم ہو کر اور جہک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونیکی علامت ہے اور بدی کا نیکی کیساتہہ جواب دینا سعادت کے آثار ہین اور غصہ کو کہا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔

اس اصول اور اسوہ کے بیان کرنیکے بعد مین چند ضروری امور کی طرف آپکو متوجہ کرتا ہون۔ میرے اپنے خیال اور سمجہہ مین اس قابل ہین کہ انپر ہر فرد قوم بجائے خود غور کرے خصوصاً ایسی حالت مین کہ وہ قادیان کی سرزمین پاک مین آتے ہین۔ اور محض

روحانی اصلاح اور بہلائی کیلئے آتے ہین

سب سے اول جس امر کی طرف باہر سے آنیوالے احباب کو متوجہ رہنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ جس طرح سے ممکن ہو اسکے ساتہی اور رفیق کو آرام ملے اگر ہر شخص اسی اصل کو مدنظر رکہہ لیگا تو نہ صرف یہی ہو گا۔ کہ وہ خدا کے فضل سے یقیناً آرام پائیگا بلکہ اسے ایثار اور مروت اسے اخلاق فاضلہ کی توفیق ملیگی۔ اور اس طرح پر اسے اپنی قوتون پر حکومت کا موقع ملیگا کیونکہ بڑے بڑے مجمعوں مین جہان کئی قسم کی فروگذاشتیں ممکن نہین بلکہ یقینی ہوتی ہین انسان کے جذبات مین بعض اوقات اپنے ہمنشین کی طرف سے یا کسی ایک یا دوسرے امر کیوجہ سے کوئی امر خلاف طبیعت معلوم ہوتا ہے لیکن جب وہ محض رضائے الٰہی کے لیئے

اس جوش کو دباتا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے خاص توفیق اور برکت دیتا ہے۔ انسان کی تمام مخفی قوتون اور طاقتون کا **علم امتحان** ہی کیوقت ہوتا ہے۔ پس

اخلاقی امتحان

کے لیئے یہ مجمع خاص طور پر مفید اور مؤثر ہو سکتا ہے اور انسان بہت کچہہ ترقی کر سکتا ہے۔ اسلیئے ہر شخص کو اپنی جگہ یہی سمجہہ لینا چاہیئے۔ کہ

وہ آپ ہی مہمان اور آپ ہی میزبان ہے

یا وہ تو **میزبان** ہے اور اسکا بہائی **مہمان**۔ جس کی **خاطر اسے عزیز** اور **محبوب** ہے۔

یہان کے لوگ جو مہاجر ہین اور جنہین اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے محسن و مخدوم آقا کے قدمون مین رہنے کا موقع دیا ہے۔ وہ بجائے خود اپنی اپنی استطاعت کے موافق آپ کی خدمت کو آمادہ ہونگے لیکن آخر وہ **آدم زاد** اور کمزوریون کا شکار ہین امید ہونی چاہیئے کہ کم از کم اس خیال سے ہی کہ

اللہ تعالیٰ نے انہین مہاجر ہونیکی عزت دی انکی غلطیون اور کمزوریون پر نگاہ نہ کرینگے۔ اور

انہین کوچہ محبوب کے ساکنین

سمجہکر اور اپنے آقا کا **روحانی مقصد یقین** کر کے ایسی فروگذاشتون کی پرواہ بہی نہ کرینگے۔ اور اس امر کو بخوبی یاد رکہین گے کہ **ایسا کرنے سے آپ کے اخلاق** کا معیار بہت اونچا ہو جائیگا اور اگر اس کی پرواہ نہ کیگئی تو خدا نہ کرے پہر ہم

اصل مقصد کو کہوئین گے

اس کے بعد جس امر کی طرف مین آپ کو متوجہ کرتا ہون وہ یہ ہے۔ کہ اگر ہم یہان جمع ہون۔ اور کچہہ وقت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی باتین سنین اور کچہہ بزرگان قوم کی تقریرون سے فائدہ اٹہائیں اور پہر عام طور پر میلے کی طرح ادہر اودہر پہر کر وقت پورا کرلین۔ تو مین سمجہتا ہون کہ **وقت کے اس حصہ کو ضائع کرنا ہو گا۔**

ہمارا کام دو حصون مین تقسیم ہو چکا ہے۔ ایک شخصی مفاد یعنی ذاتی اصلاح دوسرے **قومی مفاد** یعنی ان امور پر توجہ کرنا جو قوم کی بہتری اور بہلائی سے وابستہ ہین۔ **امر اول** کے لیئے حضرت **امیر المومنین** کی پاک **صحبت** اسکی تعلیم اور بالآخر اسکی دعائیں ہین۔ سب سے **زیادہ موقعہ** اس کی دعاؤن کے فیض سے فائدہ اٹہانے کا

یہی جلسہ ہوتا ہے۔

اسلیئے کہ ان ایام مین خصوصیت کے ساتہہ وہ اپنی قوم کی ہر قسم کی بہتری اور بہلائی کے لیئے **دردمند دل** سے ہان روح کے پورے جوش اور سرگرمی سے **آستانہ الوہیت** پر اپنے خدام کیلیئے گرتا اور انکی اصلاح کے لیئے چیختا ہے۔ پہر وہ اپنے نمونہ سے ایک اثر ڈالتا اور بالآخر اپنے پاک کلمات اور مواعظ سے **قلوب کو متحرک** کرتا ہے۔ دعاؤن سے فائدہ اٹہانیکے لیئے اسکے ساتہہ **تعلقات کا قوی** ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ ایک بڑے **پمپ کی طرح** ہے جس میں چشمہ فیض سے پانی آتا ہے۔ اور ہم سب نالیون کی طرح ہین۔ جس قدر کوئی نالی صفائی کیساتہہ اس سے وابستہ ہے۔ اسی قدر وہ اس فیض کو حاصل کریگی۔ پس بہت وقت ہان جسقدر میسر آسکے اسکے ساتہہ گزارنیکا موقع حاصل کرنا چاہیئے

اسکا وقت نہایت بیش قیمت اور وہ ہزاروں نہیں لاکہوں
انسانوں کے لیے جو اس کے ساتہہ تعلق رکھتے ہیں اور پہر کروڑوں
ان ساری دنیا کے لئے جو ابہی خدا تعالے سے دور اور ناواقف
ہے ایک تڑپ رکہتا ہے اسلیئے اسکے وقت سے بہترین فائدہ اٹہانیکی
کوشش کیجاوے ایسے سوالات میں کبہی وقت ضائع کیا جاوے
جو انسان کی روحانی یا اخلاقی حالت پر کوئی اثر پیدا نہ کرتے
ہوں۔
شخصی اور ذاتی معاملے ہو۔ ہمیں قومی کاموں کی طرف توجہ
کرتا ہے۔ ان میں سب سے اول اور نہایت ضروری

لنگرخانہ ہے۔

اسوقت لنگرخانہ کی جو حالت ہے سو میں پہلے بتا چکا ہوں لنگرخانہ مقروض ہے۔ اور یہ اشاعت دین اور تبلیغ حق کا جتنا
بڑا اور اہم ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود
مغفور نے زندگی بہر اسکا **انتظام اپنے ہاتہہ**
میں رکہا۔ حضرت کا خود اس کے انتظام کے لیئے اپنا
وقت دینا بتا رہا ہے۔ کہ وہ اسے کسقدر ضروری سمجہتے تہے۔
پہر لنگرخانہ میں صرف کہانے پینے ہی کا سوال نہیں
دیکہئے ضرورت ہے مہمان خانوں کی۔ اور مہمانخانوں
کے سلسلے میں بہت بڑی کمی جو آجتک چلی جاتی ہے اور
جسکی طرف میں بارہا توجہ ہی دلا چکا ہوں مگر شائد

صدائے بیتواے

سمجہکر اس پر غور نہیں ہوا وہ **زنانہ مسافروں کیلئے**
کسی انتظام کا نہونا ہے۔ اگرچہ حضرت کے مکانات سے فائدہ اٹہایا
جاتا رہا ہے۔ مگر ان مکانات میں بہی اب گنجائش نہیں رہی
حضرت امیر المومنین کے مکانات **مہاجرین کے**
بہت بڑے حصے اور مریضوں کے لئے **مامن** ہیں۔
بعض لوگ جو اپنے اہل عیال کو لیکر آتے ہیں اور اکثر
چاہتے ہیں کہ بیوی بچوں کو لیکر آئیں تو استفسار پر یا تو
انہیں کہا جاتا ہے کہ مکان نہیں اور یا اگر وہ لاتے ہیں
تو بااوقات سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اسلیئے مہمانخانے
کے سوال میں میں **زنانہ مہمان خانوں**
کو بہت ضروری سمجہتا ہوں۔ کم از کم دس کوارٹر ایسے ہونے
چاہئیں۔ جن میں ایک وقت دس کنبہ ٹہہر سکیں میں

ایکمرتبہ تحریک کی تہی۔ کہ اگر مختلف انجمنیں اپنی طرف سے
ایک ایک مکان یہاں بنوالیں تو جہاں ایک طرف مہمانخانہ
کی وسعت ہوجاوے۔ وہاں ساتہہ ہی سب سے زنانہ مکانات
بہی طیار ہوجائیں۔
جلسہ پر عورتیں بہی آتی ہیں اور انہیں آنا چاہیئے
محض مکانات کی تنگی کیوجہ سے انہیں روکنے کا ہمارا
کوئی حق نہیں اور نہ روکنا چاہیئے لیکن جب انکی تکلیف
کو محسوس کیا جاتا ہے۔

تو صدمہ ہوتا ہے۔

ہاں اس دکہہ کی ایک ہی خوش کن امر سے تلافی ہوتی
ہے۔ کہ یہ **عارضی تکلیف خدا کی رضاجوئی کیلئے ہے**
بہرحال قوم کو لنگرخانہ اور اسکے ساتہہ ہی مہمان خانہ کی
ضرورت اور زنانہ مہمانخانہ کی ضرورت کے سوال کو طے کرنا چاہیئے
ابہی ایک تحریک صدر انجمن کی طرف سے میرے مکرم بہائی مولوی
محمد علی صاحب سکرٹری صدر انجمن احمدیہ نے تعمیر بورڈنگ ہوس
کے لئے **ایک لاکہہ**
روپیہ کیلئے کی ہے۔ اگر اس تحریک کو بارور کردیا جاوے۔ تو
مہمانخانہ کی تعمیر کا سوال حل ہوجاتا ہے کیونکہ پہلے ہی سے
یہ امر طے شدہ ہے۔ کہ موجودہ مدرسہ کو مہمان خانہ کی صورت میں
تبدیل کردیا جاوے اس لحاظ سے جسقدر جلد ہم مدرسہ اور
بورڈنگ ہوس کو باہر لیجانے میں کرینگے اسی قدر جلد
تک مہمانخانہ کی تنگی ہمارے لیے تکلیف کا موجب ہوگی بس
مناسب ہے کہ بورڈنگ اور مدرسہ کی تعمیر کے سوال کو ہمیشہ
کیلئے [illegible] کے لیئے طے کردیا جائے۔
لنگرخانہ [illegible] مدرسہ ہے جو **تعلیم الاسلام ہائی سکول**
کے نام سے موسوم ہے۔ مدرسہ کا اجرا حضرت مسیح موعود نے
اپنے **خلیفہ بلافصل** حضرت امیر المومنین کے مشورہ
سے جن پاک اغراض کی بنا پر کیا تہا وہ آپ کو معلوم ہیں
یہ مدرسہ اپنی نظیر آپ ہے خدا کے فضل سے اس کی تربیت
اور **نگرانی قابل قدر ہے**۔ **روحانی** اور اخلاقی تربیت کے علاوہ
یہہ مدرسہ گورنمنٹ کے لئے بہی برکت ہے۔
اسلیئے کہ اسی مدرسہ کے طلباء خصوصیت رکہتے ہیں۔ کہ وہ
کبہی بہی کسی پولیٹکل مجلس میں شریک نہ ہوں۔ اور کسی قسم

کا انقلاب انگیز لٹریچر اس کے احاطہ میں دخل نہ پاسکے بلکہ انہیں
مذہبی طور پر

گورنمنٹ کی وفاداری اور اطاعت

کی تعلیم دیجاتی ہے جہاں کہیں طلباء نے کسی قسم کا سٹرائیک کیا
تعلیم الاسلام کے تعلیم یافتہ نیچے الگ رہے
اسکی نظائر موجود ہیں بہرحال یہ مدرسہ بہترین مدرسہ ہے
اسکی اعانت ضروری ہے۔ میں اسکے متعلق بہی کئی مرتبہ
اس امر کو گوشگذار کیا ہے۔ کہ اگر ہمارے بہائی اپنے بچوں کو
جو قابل تعلیم ہیں۔ یہاں بہیجدیا کریں تو مدرسہ اپنے اخراجات
نکالنے کے قابل بذریعہ فیس ہی ہوسکے گا۔ اگرچہ طلباء کی تعداد
بڑہ رہی ہے۔ لیکن ابہی اس سے زیادہ جوش کی حاجت ہے۔
چونکہ مدرسہ کا تعلیمی سال **یکم اپریل سے شروع ہوگا** اسلیئے
میں تمام احباب کو مطلع کرنا اپنا فرض سمجہتا ہوں کہ وہ جس طرح
ممکن ہو اپنے بچوں کو یہاں داخل کرادیں اور اس غرض
کے لیئے ساتہہ لائیں تا کہ وہ تعلیم کے نئے سال میں بیٹہ رہیں
مینے وقتاً فوقتاً ۱۹۰۹ء سے لیکر ابتک

تعلیم الاسلام میں صنعتی تعلیم

کی طرف بہی توجہ دلائی ہے۔ اور اب میں پہر زور کے ساتہہ
اس امر کو پیش کرتا ہوں کہ صنعتی تعلیم کی مختصر سی شاخ ضرور
ہونی چاہیئے مینے سکرٹری صاحب سے مشورہ کے رنگ میں
ذکر کیا ہے۔ اور انہوں نے پسند بہی کیا ہے کہ اگر انہیں توسرِدست

جدید کرگہوں

کا رواج دیا جاوے۔ اس سے میں یقین کرتا ہوں کہ کوئی ایک مد
یتامی یا مساکین کی اپنے اخراجات کی خود کفیل ہوسکیگی
انشاء اللہ اسی طرح پر اور بعض کام بہی جاری ہوسکتے ہیں۔
بہرحال **صنعتی شاخ** کے اجرا کا سوال ضروری سوال ہے جس پر
غور کی حاجت ہے۔ اور قوم میں مجموعی طور پر اسکا فیصلہ نہایت مفید

نتیجہ خیز ہوگا۔

صنعتی شاخ کے ساتہہ ہی ایک اور امر ہے۔ جس پر میں
قومی توجہ کی ضرورت سمجہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ انٹرنس پاس
کرلینے کے بعد طلباء کو **کالجی تعلیم** کے لیئے دوسری جگہ
جانا پڑتا ہے۔ حالانکہ یہ زمانہ ہوتا ہے جبکہ انہیں اور
قادیان میں رہنے کی خاص ضرورت ہوتی ہے۔ **مگر کالج**

کا ہونا ہمین اور ہمارے بچون کو مجبور کرتا ہے۔ کہ وہ دوسری
جگہ جائین **کالج** کی تعمیر اور اجرا ایک بیش قرار رقم چاہتا
ہے جس کے لیئے ہم خدا کے فضل کے وقت کا انتظار کرتے ہین
مگر
ایک کام ہم اب بھی [illegible] ایسے بچون
مین سے اگر سب نہین تو **بعض** کو ہم یہان رہنے کا انتظام
کرسکتے ہین۔ اور وہ

کمرشل کلاس کا اجرا ہے۔

حضرت **امیر المومنین** سے مینے بالواسطہ نہ ایکبار بلکہ متعدد
مرتبہ سنا ہے۔ کہ وہ **قرآن مجید** مین **تجارت** اور **زراعت**
کے سوال کو حل کرنیکے لیئے غور کرنے لگے تو

تجارت کا پلہ بہاری پایا

اسلام کی اشاعت مین انکی تعلیم اس کے پیرو ونکے روحانی برکات
کے بعد جس چیز کو سب سے بڑا دخل ہے وہ

تاجرون کی جماعت ہے۔

چین وغیرہ ممالک مین اشاعت اسلام کو تاجرون نے ترقی دی
تجارت کیسی مفید ہے مجھ حضرت امیر المومنین کے مذکورہ
بالا ارشاد کے بعد جو قرآنی استنباط دیئے اونہون نے فرمایا
کسی بحث کی ضرورت نہین پس اگر مدرسہ تعلیم الاسلام مین

کمرشل کلاس کہولی جاوے

جس مین تجارتی تعلیم ہو تو جہان نوجوانون کی آئیندہ زندگی کو
بہت تہوڑے خرچ پر مفید بنانیکی راہ نکل سکتی ہے وہان
خدا کے فضل اور تائید سے انہین بہت زیادہ وقت
حضرت امیر المومنین کی صحبت اور پاک تعلیم کے لیئے ملیگا
اور اس طرح پر وہ

عربی زبان اور دینیات

کی تعلیم کیلئے بہترین وقت نکال سکین گے پس اس موقعہ
ان دو سوالون کو طے کرنا چاہیئے۔ یا

کم از کم غور کرنا چاہیئے

یہہ دونون سوال بہت بڑی بحث چاہتے ہین مگر تعلیم
یافتہ طبقہ انکی ضرورت اور اہمیت کو خوب سمجھتا ہے۔
میرے دوستو! مین یہہ باتین ایک درد اور تڑپ سے عرض
کرتا ہون۔ انہین سرسری نظر سے مت دیکھو اور مت خیال کرو کہ

یہہ فلان ابن فلان کا خیال ہے۔

بلکہ دیکھو کہ انکی تہ مین کسقدر مفاد ہین مت خیال کرو کہ
کیون یہہ فلان سر اور دماغ مین نہین آئین بلکہ یہ سوچو کہ

انکی تحریک بر محل ہے۔

ان شاخون کا اجرا خدا کے فضل سے مدرسہ کی عظمت قبولیت
اور ترقی طلباء کا ایک ذریعہ ہوگا۔ بلکہ مین تو یہہ بھی تحریک
کرونگا کہ اگر **انجینرنگ کے داخلہ**
کے امتحان کے لیئے لڑکون کو طیار کرنیکا موقعہ نکال سکتے ہو
تو اسے بھی ہاتھہ سے نہ دو۔ بہرحال مدرسہ کی بہتری اور
بھلائی کیلئے ان امور پر غور کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد مین مسئلہ **اشاعت اسلام** پر آپکو توجہ
دلاتا ہون۔ اشاعت اسلام کے سوال کیساتھہ مین حفاظت
اسلام کے سوال کو ہمیشہ مقدم سمجھتا ہون۔ اشاعت اسلام
کے لیئے جو تجویزین بھی کیجائیں مین دل سے چاہتا ہون
انہین کامیابی ہو۔

ممالک غیر مین وفود کا سوال ہے وہ سرمایہ سے تعلق رکھتا ہے
اور الحکم مین اسکے متعلق بہت کچھ لکھا جاچکا ہے۔ اور عملی
رنگ مین اسے فیصل کر دیا گیا ہے۔ اسلیئے اس کے متعلق
گزارش ہے کہ **سرمایہ جمع کرو**
اور اشاعت کے سلسلہ مین **واعظین** کی بہت بڑی ضرورت
ہے کم از کم ہر ضلع مین اور اگر اتنا نہین تو سردست

دس ہی واعظ

پنجاب کیلئے مہیا کرو۔ ایسے واعظین کے ذریعہ قومی اثر اور
تحریکون کا دائرہ وسیع ہوگا۔ مین واعظین کی بہت بڑی
ضرورت سمجھتا ہون۔ مینے دہلی کے قیام مین محسوس کرلیا ہے
کہ لوگ کس طرح حقایق کے پیاسے ہین وہ ہم سے محض ناواقف
رکہے گئے ہین اور انہین ہم سے نفرت دلائی گئی ہے۔
لیکن جب انہونے ہماری باتین سُنی ہین تو انہین معلوم
ہوگیا کہ وہ **نفرت محض** حسد کی بنا پر تھی مینے دہلی سے
صدر انجمن کو ایسے انتظام کی طرف متوجہ کیا تہا۔ اور
اب میر مکرم بہائی خواجہ صاحب کے لیکچرون کے ذریعہ
یہہ حقیقت کہل گئی ہے۔ اسلیئے مجھے امید کرنی چاہیئے کہ
میری پیش کردہ باتون پر غور ہو سکیگا۔

بہرحال

واعظین کی بیحد ضرورت ہے۔ پہر **قومی اخبارات** ہین جو
جسقدر بہی ہون **قومی طاقت** اور اثر کو وسیع کرتے ہین
قوم مین قومی **مذاق** انہین کے ذریعہ پیدا ہوتا ہے۔ قوم کو
ایجوکیٹ کرنا بہترین اخبارات کا کام ہے۔ ہمارے اخبارات
کی تعداد بیشک زیادہ ہے مگر انکی مالی حالت **قابل توجہ** ہے۔
مین الحکم کے متعلق صرف اتنا کہنا چاہتا ہون۔ کہ جس
طرح پر یہہ قوم مین **اخباری مذاق** پیدا کرنے اور قومی
ضرورتون سے قوم کو آگاہ کرنیکا ذریعہ ہو رہا ہے وہ قوم پر
مخفی نہین اسکی حالت کو **بہترین پیمانہ** پر لیجانیکے لیے
مین **اپیل** کرنا بہی اپنا فرض سمجھتا ہون۔

یہہ خدا تعالی کا فضل ہے اور مین اسکے اظہار مین نخوت
کا رنگ نہین پاتا۔ بلکہ تحدیث کی صورت دیکھتا ہون کہ

الحکم کو یہہ یگانہ امتیاز ہے۔

کہ اسکے ایڈیٹر کو اللہ تعالی نے اپنے فضل سے ایک
قوت دی ہے۔ کہ وہ پریس کی **طاقت کے استعمال** سے
واقف ہے۔ اسنے جو کچھہ کیا ہے وہ تمہارے سامنے ہے۔
پس تم اس قوم کے معزز افراد ہو جن مین شکر گزاری
کی روح نفخ کیگئی ہے۔ اسلیئے اس اپنی **جائز طاقت** کو
کمزور ہونیسے بچاؤ۔ مین تمہین یہہ کہول کر کہنے کو طیار ہون کہ

قومی تحریکون مین حصہ لیتے ہوئے

اسوقت یہہ بہی ایک ضروری امر ہو گیا ہے۔ کہ الحکم کو اسکی
خدمات کے لحاظ سے مضبوط کرنیکی کوشش کرو ورنہ میرا تو
ایمان ہے۔ کہ

اللہ تعالی اسے ضایع نہ کریگا

احمدیہ کانفرنس کے متعلق کچھہ کہہ کر مین اس آرٹیکل کو ختم
کرتا ہون۔ ابہی تک کوئی خاص تفصیل ان معاملات کی معلوم
نہین ہوئی جو کانفرنس مین پیش ہونگے۔ یا سکرٹری صاحب کے
غالباً انجمنونکو بھیجے ہونگے۔ بہرحال وہ قومی معاملات
ہین انپر غور کرنا چاہیئے۔

اس سال جلسہ کو زیادہ مفید بنانیکے لیئے مینے تحریک
کی ہے کہ پروگرام کو نہایت احتیاط سے مرتب کیا جاوے
اور رپورٹ کانفرنس۔ اپیل کو قریب قریب اکٹھا کیا جاوے۔

اس موقعہ پر تشحیذ الاذہان اور سادھ سنگت کے ضمنی جلسوں کے علاوہ دفتر الحکم میں راجپوتوں میں آریوں کی ارتداد کی کوششوں کے انسداد کی تدابیر پر غور کرنیکے لیئے بھی راجپوت احباب کا انشاء اللہ ایک جلسہ ہوگا۔ جس کے لیئے دوسری جگہ خصوصاً ذکر کیا گیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ آپ قومی مقاصد کی تکمیل کیلیئے پورے طور پر طیار ہو کر آئیں۔

خدا آپ کے ساتھ ہو (آمین)

ریل کے کرایہ میں آسانی

بہ سلسلہ ہدایات برائے سالانہ جلسہ گذارش ہے کہ یون تو کنسیشن ٹکٹ ایسے سو میل سے کم سٹیشنوں سے نہیں خریدا جاسکتا البتہ اگر کسی سٹیشن سے جو صرف تقریباً ۷۰ یا ۸۰ میل پر ہو۔ ۱۰۰ میل کا کرایہ دیا جاوے تو بھی کنسیشن ٹکٹ مل سکتے ہیں اور اس طرح بھی اصلی خرچ یعنے معمولی کرایہ آمد و رفت سے کم بیٹھتی ہو گویا مسافر نفع میں رہتا ہے۔ اس حساب سے وزیر آباد کیمبل پور سٹیشن سادھوکی اور سانگلہ لائن پر قلعہ شیخوپورہ ملتان لائن پر جبانگا اور دہلی لائن پر چھیہرا آخری سٹیشن ہیں جن پر سے سو میل کا کرایہ دیکر کنسیشن ٹکٹ حاصل کر کے مسافران نفع میں رہ سکتے ہیں۔ یعنی قریب ایک روپیہ بارہ آنہ بھائی میں آمد و رفت کے ٹکٹ مل سکتے ہیں۔ نیز عام احمدی پبلک کو اطلاع دیجاتی ہے کہ ہر سٹیشن پر سے کنسیشن ٹکٹ مل سکتے ہیں۔ بعض اوقات ملازمین سٹیشن یون ہی بہانہ کر چھوڑتے ہیں ٹکٹ بابو کی خدمت میں اس درخواست پر مناسب زور دینا چاہیئے ورنہ ہیڈ سٹیشن ماسٹر کے معاملہ پیش کرنا چاہیئے۔ اور انکار تحریری حاصل کرنا چاہیئے۔ افہم ہو۔ کہ ہر سٹیشن سے خواہ کیسا ہی چھوٹا ہو بٹالہ کا ٹکٹ ملسکتا ہے۔ ہمارے تعلیمیافتہ اصحاب ناخواندہ برادران کو سمجھا دیں اور افسران ریلوے کی مہربانی دربارہ کنسیشن سے پورا فائدہ اُٹھا کر گورنمنٹ کا احسان محسوس کیا جاوے۔

راقم فقیر علی سٹیشن ماسٹر۔ رخصتی

طاعون سے حفاظت کیلیئے دُعا

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بسختی تاکید فرمایا۔ کہ طاعون سے بچنے کیواسطے صبح و شام کم از کم تین تین بار منفصلہ ذیل دُعا پڑھنی چاہیئے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ
ساتھ نام اللہ کے جس کے نام کے ساتھ نہیں ضرر دیتی
شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ
کوئی شے زمین اور آسمانوں میں اور وہ سننے والا اور
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ
جاننے والا ہے ٭ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ
التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط ۵
کے کامل کلمات کے ساتھ ان تمام چیزوں کے شر سے جو پیدا کیں

سالانہ جلسہ کے متعلق

(۱) ایک کنسیشن سرٹیفکیٹ ایک سے زیادہ آدمیوں کے لئے بھی کافی ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ ان سب کے نام اس میں درج ہوں اور وہ اکٹھے آنا اور اکٹھے ہی واپس جانا چاہتے ہوں (۲) ان سرٹیفکیٹوں پر ٹکٹ ۳۰۔ مارچ کی صبح سے لیکر ۲۷۔ مارچ ۱۲ بجے تک رات کے مل سکیں گے یعنی ۳۰۔ مارچ سے پہلے اور ۲۷۔ مارچ کے بعد انپر کوئی ٹکٹ نہ ملیگا اور جو احباب ایسے ٹکٹ لینگے انکے لئے ضروری ہوگا۔ کہ ۳۔ اپریل کی شام کے پہلے پہلے اس سٹیشن پر واپس پہونچ جاویں جہاں سے سفر کیا تھا جو احباب زیادہ عرصہ ٹھہرنا چاہیں۔ انہیں کنسیشن ٹکٹ نہیں لینا چاہیئے۔

اس موقعہ پر جو رعایت کرایہ کی ریلوے نے کی ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ سالہائے گزشتہ سے بہت کم ہے ڈیوڑھی کے لیئے کوئی رعایت نہیں۔ سو میل کے اندر اندر کے آنیوالوں کے لیئے کوئی رعایت نہیں اور جن کے لیئے ہے بھی صرف اس حد تک کہ ایک طرف کے کرایہ سے ڈیوڑھا کرایہ دیکر دونوں طرف کا سفر ہوسکتا ہے۔ یعنی ہر فی زید مگر چونکہ ریلوے نے باقی تمام اسی قسم کے جلسوں کے لیئے بھی ایسی ہی رعایت دی ہے۔ اسلیئے اس پر زیادہ زور نہیں دیا جاسکتا۔ مگر میں امید کرتا ہوں کہ کرایہ میں رعایت کا نہ ہونا ہمارے مخلص احباب کے لیئے جلسہ میں آنے سے مانع نہ ہوگا۔ اپنے کاموں کے لیئے اپنی ضروریات کے لیئے بلکہ تفریح کے لیئے بھی بہت سے سفر کیئے جاتے ہیں یہ ایک ایسا سفر ہے جو خدا کے راہ میں ہے۔ اور جو لوگ محض للہ اس سفر کو اختیار کرینگے۔ وہ عنداللہ ماجور ہونگے یہ اجتماع طرح طرح کے برکات کا انشاء اللہ موجب ہوگا۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ جن جن ہمارے احباب کی طاقت میں ہے کہ اس دینی مجمع میں شامل ہوں وہ ضرور شامل ہونگے یہ اختیار ہے۔ کہ جو احباب چاہیں وہ زیادہ نہیں ایک ہی دن ٹھہر کر چلے جاویں مگر جہاں تک ممکن ہو ان برکات میں حصہ لینے سے محروم نہ رہنا چاہیئے۔ گو بہت سے احباب وقتاً فوقتاً آتے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی صحبت اور آپکے پاک کلمات اور آپکے پاک کلمات اور آپکے روحانی فیوض سے فائدہ اٹھاتے ہیں مگر یہ ایک خاص موقعہ ہے۔ اور خود حضرت خلیفۃ المسیح نے تاکید فرمائی ہے۔ کہ احباب کو اس جلسہ میں شمولیت کیلیئے تحریک کی جاوے پس میں اس دعا پر اس مختصر نوٹ کو ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے احباب کے دلوں میں وہ سچا جوش اور اخلاص پیدا کرے جو ان کو تمام روکوں پر غالب کر کے اس جلسہ میں شمولیت کی توفیق دے اور وہی اخلاص ان کے لیئے اس جلسہ کو بڑے بڑے مفاد اور قومی برکات کا موجب کرے۔ اس سالانہ اجتماع میں چونکہ بہت سی مفید تحریکیں بھی ہوتی ہیں۔ اور ساری قوم کے لیئے یہہ موقعہ ہے۔ کہ وہ اپنے پیارے سلسلہ کی ترقی کو آکر دیکھیں کہ ایک سال میں جبکہ سب گزشتہ موقعہ پر ملے تھے اس سلسلہ نے کیا کیا ترقیات کی ہیں۔ اسلیئے بھی سب احمدی احباب کا جو طاقت رکھتے ہیں اس جلسہ مبارک میں شامل ہونا ضروری ہے

والسلام محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن

اطلاع

بقایا داران اپنی بقایا ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں

مینجر

کتاب کے ختم کرنیکے ساتھ ہی ختم ہوجاتے ہیں اور وہ اثر اندازی میں متعدی ثابت نہیں ہوتے بلکہ زیادہ سے زیادہ جو اثر دلپر قائم ہوتا ہے۔ وہ یہی ہوتا ہے کہ فلاں قوم یا حکومت کی ترقی و تنزل کا تعلق فلاں زمانے سے ہے۔ اور اسکی ترقی و تنزل کے یہ اسباب اور وجوہ ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی دلچسپی پیدا نہیں ہوتی۔ اور یہی وجہ ہے کہ تاریخ کو ایک خشک مضمون سمجھا جاتا ہے۔ برخلاف اسکے سوانحعمری میں یہ بات نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ چونکہ ایک خاص آدمی کے حالاتِ زندگی ہوتے ہیں اور وہ عجائبات کا ایک مجموعہ ہوتے ہیں اسلیئے وہ نہ صرف دلچسپ ہوتے ہیں بلکہ وہ ساتھ ہی ساتھ ہمارے دل و دماغ پر اپنی تاثیریں ڈالتے جاتے ہیں۔ اور ہم کبھی تو ان حالات زندگی کا اپنے حالات سے مقابلہ کرتے ہیں اور کبھی ان واقعات اور حالات کو اپنے حالات سے متغائر اور متبائن پاتے ہیں میں ابھی اس حیات (لائف) کے ہیرو کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے اسکے قرآن فہمی کے اصولوں اور قرآن کریم پر عملی قوت کے حاصل کرنیکے اسباب پر بحث کرتا ہوا انشاء اللہ العزیز بتاؤنگا کہ وہ قرآن کریم کے قصص سے کس طرح پر تعلیم دیتا ہے۔ اور فائدہ اٹھانے کی تحریک کرتا ہے۔

غرض سوانحعمری چونکہ ایک خاص شخص کے واقعات زندگی کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اسلیئے وہ پڑھنے والیکے دلپر اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ علم الاخلاق پر لکھنے والوں نے مطالعہ کے لیئے ایسی کتابوں کے انتخاب کی ہدایت کی ہے۔ جنکے مصنف نہایت نیک چلن اور عالم با عمل ہوں اسلئے کہ اندر ہی اندر انکے خیالات کا اثر پڑھنے والے پر ہوتا ہے۔ میرے مکرم دوست خان مرزا سلطان احمد صاحب "صاحب خیالات" نے سوانحعمری اور تاریخ کے متعلق بحث کرتے ہوئے ایک موازنہ قائم کیا ہے اسکے بعض فقرات نہایت ہی عمدہ اور اعلیٰ خیالات کو ظاہر کرتے ہیں میں اونہیں یہاں درج کرنا ضروری سمجھتا ہوں وہ فرماتے ہیں۔

> "تاریخ ایک مسلسل اور غیر مربوط مقصد ہے اور سوانحعمری ایک تازیانہ تاریخ ایک کم گو جلیس ہے۔ اور سوانحعمری ایک پرجوش ہمدم اور دلسوز ہمدرد تاریخ ظہورات متواترہ اور واقعات متحدالزمان کا ایک مسلسل بیان ہے۔ لیکن سوانحعمری ظہورات مختصہ اور واقعات منتخبہ کا ایک مرصع اور زریں سلسلہ ہے۔ تاریخ علم اخلاق کی ایک شاخ کہی جا سکتی ہے لیکن سوانحعمری زندہ علم اخلاق ہے۔ بلکہ اخلاق سے بھی زیادہ منتج اور سودمند علم اخلاق سے نیکی اور بدی کی کیفیت اور ماہیت معلوم ہوتی ہے۔ اور اصولی طریق سے ان مراتب کی نسبت بحث کیجاتی ہے۔ لیکن سوانحعمری نیکی اور بدی کے موقوعہ یا مسلمہ نتائج پیش کر کے ایک زندہ نمونہ دکھاتی ہے۔ اخلاق میں یہ دکھایا جاتا ہے۔ کہ ایسا کرو گے تو ایسا ہوگا۔ یا ہونا چاہیئے لیکن سوانحعمری یہ دکھاتی ہے کہ ایسا کرنے سے ایسا ہوا۔ اگر یقین نہو تو خود کر کے دیکھ لو اخلاق میں اثر کی طاقت بالدلائل ہے اور سوانح عمری میں بالتجربہ والنظائر"

غرض سوانح عمری کو ہر طرح سے تاریخ پر تقدم اور فضیلت حاصل ہے۔ اور اسے انسانی اصلاح اور اخلاقی تربیت میں بہت بڑا دخل ہے اسلیئے میں یقین کرتا ہوں کہ جس غرض کو مدنظر رکھکر حضرت امیر المؤمنین سیدنا نورالدین مدظلہ العالی کے واقعات زندگی میں لکھنے کا ارادہ کیا ہے وہ بہت حد تک پوری ہوگی (انشاء اللہ) اس کام کے سر انجام دینے کے لیئے جو مشکلات میرے سامنے ہیں۔ میں ان سے بھی ناواقف نہیں ہوں کیونکہ اگر میں حضرت خلیفۃ المسیح کے صرف ان واقعات زندگی کو لکھدیتا ہوں جو میری نظر میں اعلےٰ درجہ کے ہیں اور جو معمولی واقعات ہیں انہیں چھوڑتا ہوں تو شاید کوئی نقاد طبیعت اسے پسند نہ کرے اسلیئے میں معمولی واقعات کو بھی اس ضمن میں درج کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ ایک مسلم امر ہے کہ اگر بڑے بڑے واقعات ہی درج ہوں اور چھوٹے چھوٹے واقعات جو عام نظروں میں بالکل معمولی ہوتے ہیں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ بڑے واقعات بھی ویسے دلچسپ اور شاندار نہیں رہتے ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ ان چھوٹے واقعات میں بھی کوئی خاص اہمیت ہو (یا) ضروری ہے۔ اس لائف کے لکھنے میں میں غالباً ان انسانی کمزوریوں کا ذکر کرنیکی ضرورت نہیں سمجھونگا۔ جو ایک آدم زاد میں کسی پہلو یا مرحلہ زندگی پر پائی جانی ممکن ہیں کیونکہ یہ صرف جلد باز اور کم اندیش طبیعتوں کا کام ہے جنکا مطمح نظر صرف کمزوری ہی ہوتی ہے۔ حالانکہ ہر کمزوری کی اگر حسن ظن کے پہلو سے دیکھا جاوے تو بہترین تاویل ہو سکتی ہے۔ علاوہ بریں کسی عظیم الشان انسان کی کوئی معمولی غلطی اس کی عظیم الشان نیکیوں کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ اسی لئے کہا جاتا ہے **ابرار کی غلطیاں بھی عوام کی حسنات سے زیادہ وزن رکھتی ہیں** اور قرآن مجید کے اس ارشاد کی حقیقت کے نیچے یہ امر بھی ہے کہ **حسنات بدیوں کو دور کر دیتی ہیں** ایک مشہور اور زبردست مورخ ابن خلدون نے اس مرحلہ پر لکھا ہے۔ کہ "لوگ برائی کے انتخاب میں ایسے جلد باز ہیں کہ خوبیوں اور نیکیوں کو باوجود جاننے کے بھول جاتے ہیں اور نیکی کا وزن برائی کے وزن سے کم خیال کرتے ہیں حالانکہ نیکی کرنا بمقابلہ برائی کرنیکے زیادہ تر مشکل ہے جو عمل مشکل رکھتا ہے قاعدہ کے رو سے اسکا وزن اور قیمت زیادہ ہونی چاہیئے" یہی ایک خطرناک ٹھوکر ہے جو صداقت اور حق کو قبول کرنے سے بعض اوقات روکدیتی ہے۔ اسلیئے اس راہ سے بچنا چاہیئے۔ اور اپنے مدنظر روشنی کے اس منار کو رکھنا چاہیئے جو ابھی

اسلام نے علم الحیات پر جو احسان کئے ہین انکی داستان بہت طویل اور تفصیل طلب ہے۔ اور اسکی بنا قرآن مجید نے خود رکھی ہے اور وقتاً فوقتاً جو ترقیان اس علم مین ہوئی ہین انکی تاریخ نہایت دلچسپ ہے۔ اسماء الرجال اسکا ایک شعبہ ہے اسکے ذریعہ جو اخلاقی اثر مسلمانون پر پڑا۔ وہ نہایت قابل قدر ہے جھوٹی روائتون اور دروغگوئی کا سدباب ہوا لیکن امتداد زمانہ کے بعد جب علوم اسلامیہ کی طرف توجہ نہ رہی اور عملی طاقتین کمزور ہوگئین تو پھر حالت کچھ اور ہی ہوگئی۔ بہرحال علم الحیات نے اسلام مین پرورش پائی اور اہین اس علم کی تکمیل کی مسلمانون نے پیدا کین ہرچند یورپ نے بہت ترقی اس فن مین کی ہے۔ مگر ابھی تک وہ شان پیدا نہین ہوئی۔ مین تو بعض وقت حیران ہو جاتا ہون۔ کہ باوجودیکہ اسلام کے ابتدائی زمانہ مین کاغذ کی کمی پریس کا نہونا سخت مشکلات کا موجب تھا۔ پھر بھی صحابہ کرام کی سوانحعمریان اسوقت تک ہمارے ہاتھہ مین ہین اور کسی ایک کتاب کو اٹھا کر آپ دیکھین۔ تو عقل حیران ہو جاتی ہے۔ کہ کس طرح چھوٹے چھوٹے واقعات اور حالات کو محفوظ کرنیکی کوشش کیگئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات زندگی کو محفوظ رکھنا تو کچھہ اور شان اور اسباب رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ ایک محبوب اور مطاع وجود تھا۔ اسلیئے آپ کی ہر حرکت وادا یاد رکھی جا سکتی تھی۔ مگر جب صحابہ کی تاریخ کی کتابین دیکھی جاتی ہین تو حیرت ہوتی ہے۔ کہ ایک ایک نام کے بیسیون صحابی آتے ہین۔ اور سب کے جداگانہ واقعات ملتے ہین۔ ان کی اس قسم کی مساعی کو دیکھکر بے اختیار انکے لیئے رحمت کی دعا نکلتی ہے۔ ایسی حالت مین اسوقت جبکہ پریس کی برکات نے ہمکو بہرہ ور کر دیا ہے۔ اگر ہم اپنے بزرگون کے حالات زندگی جمع اور محفوظ نہ کرسکین تو سخت افسوس کا موجب ہوگا اسی بناپر مین اس کوچہ مین قدم رکھتا ہون۔ کیا عجب میری یہ سعی دوسرونکے لئے کسی عظیم تحریک کا موجب ہو سکے۔ مین اب زیادہ وقت تمہید اور مقدمہ مین نہ لیکر انشاءاللہ العزیز کوشش کرونگا۔ کہ

حیات نور

کے زندہ اخدا کرے وہ دیر تک ہمپر سایہ افگن رہے ہیرو کے حالات ناظرین کے سامنے رکھدون۔

ایک زندہ شخص کے حالات زندگی کا لکھنا خاص محنت کو چاہتا ہے۔ لائیف لکھنے کیوقت سوانح نگار اپنے پیش نظر چند مقدمات رکھہ لیتا ہے اور اسی اصل پر اور پھر پروہ اسے ترتیب دیتا ہے جس شخص کی سوانح لکھنے کا وہ ارادہ کرتا ہے۔ اسکو جس رنگ مین وہ دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہے۔ اس نتائج کو ملحوظ رکھکر واقعات کو اسی اسلوب پر ترتیب دے لیتا ہے۔ مگر مین اس لائیف کے لکھنے مین واقعات کی خاص ترتیب کو مدنظر رکھنا نہین چاہتا بلکہ مین اسے عام طور پر لکھنے کا ارادہ کرتا ہون۔ ہان چونکہ علم الحیات مین ضروری ہے۔ کہ ان کو ایف اور واقعات کو مدنظر رکھا جاوے جو اس شخص کو بوجوہات دوسرون سے ممتاز بناتے ہین۔ اسلیئے اس قسم کے واقعات کو خصوصیت سے درج کرنا میرا کام ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی انسان کے لیئے بہت سے سبق ہر حیثیت زندگی کے لیئے دیتی ہے۔ اسلیئے مین اسکو کسی قدر بسط سے لکھنا چاہتا ہون۔ پہلے بھی کہیں اوپر مینے ذکر کر دیا ہے کہ بعض اوقات معمولی سے واقعات جو دوسرون کی نظر مین نہایت حقیر اور کم وقعت ہوتے ہین بڑے بڑے نتائج اور اثرات کو پیدا کر سکتے ہین اسلیئے مین کسی ایسے واقعات کو چھوڑنیکی کوشش نہین کرونگا۔ بلکہ ایک معمولی سے معمولی واقعہ بھی جو مجھے مل سکیگا۔ انشاءاللہ العزیز وہ اس مین درج کر دیا جاویگا۔ وباللہ التوفیق۔

اس مقدمہ کو ختم کرنے سے پہلے مین اتنا اور کہنا چاہتا ہون کہ حیات نور ایک طرح سے یہ حق رکھے گی کہ اس کو

تزک نور

کہا جاسکے کیونکہ گو اسے حضرت امیر المومنین نے اپنے ہاتھ سے نہیں لکھا۔ لیکن جسقدر واقعات اور حالات اس مین درج ہونگے وہ زیادہ تر وہی ہونگے جو خود حضرت امیر المومنین کی زبان سے سن کر لکھے گئے ہین۔ اور اکثر وہ حالات ہین جو آپ کی تصانیف اور تالیفات اور تقریرون اور خطبوں سے اخذ کیئے گئے ہین بہرحال یہ لائیف

حیات نور

اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے۔ خدا کرے کہ جس غرض اور مقصود کو مدنظر رکھکر مین اسے شایع کرتا ہون وہ پورا ہو آمین۔ حیات نور کے تین حصے ہونگے اول سیدنا نورالدین کی زندگی کے عام حالات اور واقعات دوم۔ مذہبی مشاغل سوم عہد خلافت۔ ان ہر سہ حصون کی تصریح اور توضیح اسوقت کچھہ نہین کیجاتی ناظرین اپنے اپنے مقام پر پڑھین گے تو انشاءاللہ محظوظ ہونگے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس نیک اور مبارک کام کو سرانجام دینے کی مجھے توفیق دے اور اپنے فضل سے میرے دل و دماغ مین وہ قوت پیدا کرے کہ مین اس موقع کو پوری صفائی کیساتھہ کھینچ سکون اور قوم اور ملک کے لیئے مفید ہو۔ آمین

دفتر الحکم قادیان دارالامان
۱۴ مارچ سنہ ۱۹۱۰ع

احقر العباد یعقوب علی تراب احمدی عفی اللہ عنہ
ایڈیٹر الحکم قادیان

ندوۃ العلماء کا اجلاس دہلی مین

(نمبر ۵)

مولانا شبلی نے اس اجلاس کو نہایت شاندار اور مسلمانون کے لئے نہایت غور اور دلچسپ بنانیکے لئے پوری کوشش کی ہے یہ ایک قسم کی بے انصافی ہوگی اگر یہ ظاہر نکیا جاوے کہ دہلی کی انجمن خادم المسلمین کے نوجوان کارکن پوری سرگرمی سے اس جلسہ کو کامیاب بنانیکی کوشش کر رہے ہین۔

ندوہ کے جلسہ مین جن تحریکون یا ضرورتون کا اعلان کیا گیا ہے۔ مثلاً سیرۃ نبوی کی تالیف۔ یورپین مصنفین کی تصحیح الفاظ جدیدہ عربی کا لغت یہ نہایت ضروری کام ہین لیکن دنیا مین تقسیم محنت کے اصول پر کام کرنا ہی مفید اور موثر ہوا کرتا ہے اسلئے مین ندوہ کے ارکین اور دوسرے مسلمانون کو یہہ یاد دلانا اپنا فرض سمجھتا ہون کہ اول الذکر دو نون کام جس عمدگی اور خوبی کیساتھ خدا کے فضل سے ہم (احمدی) کر سکتے ہین اور اسکے لئے جس قسم کا کافی اور کامل ذخیرہ کتب کا ہمارے پاس ہے۔ دوسری جگہ بہت ہی کم امید ہے۔ پس اگر یہہ کام محض خدا کی رضا اور خدمت اسلام کے لئے کرنیکا ارادہ ہے۔ تو اسکے لئے جسقدر مالی مدد ندوہ دیسکتا ہے اسکے دینے مین مضائقہ نہین کرنا چاہیئے۔ یہ کام یہان عمدگی کیساتھ ہو گا۔ الفاظ جدیدہ عربی کا لغت۔ یہ ندوہ کی زیر نگرانی لکھنؤ مین جاری کیا جاوے

دار الافتا ہرچند ضروری چیز ہے کیونکہ مسلمان علماء اور مفتیوں کی جو واجب الرحم حالت آج ہو رہی ہے۔ وہ کسی پر پوشیدہ نہین جس دن مسلمانونکے اس صیغہ کی اصلاح ہوگئی وہ دن اسلامی تاریخ مین نہایت ہی مبارک ہوگا۔ سرکاری مدارس مین مذہبی تعلیم کے انتظام کے لئے سعی اور عملی کارروائی بلاشبہ مبارک اور ضروری ہے ایسا ہی مدارس عربیہ کی اصلاح اگر ہو جائے تو کون شخص ہے جو اس سے خوش نہوگا یعنے تو اپنے اس سلسلہ مضامین مین پہلا امر ہی پیش کیا ہے

غرض

یہ امور قابل غور اور نہایت ضروری ہین۔ خدا کرے کہ وہ کوئی عملی صورت اختیار کر سکیں مین اگلی اشاعت مین مختصراً ندوہ کیفہرست مین آخری التماس شائع کرنیکا اللہ تعالی کے فضل سے ارادہ رکہتا ہون افسوس ہے کہ ندوہ کا جلسہ اور ہمارا اپنا سالانہ جلسہ قریباً ایک ہی تاریخون پر واقعہ ہوا ہے ورنہ مین ارادہ کرتا تہا کہ ندوہ کے جلسہ پر پہونچکر بعض امور خود پیش کرون تاہم حسب طریق ہی اللہ چاہیگا۔ وہ امور پیش ہو جائینگے۔ وباللہ التوفیق۔

سنت ابراہیمی کا ایک موثر نظارہ

وہ نظارہ کیسا موثر اور دلچسپ ہوگا جب ابو الملۃ حضرت ابراہیم خود معمار کی حیثیت سے اور آپکا لخت جگر جو قوموں کا باپ ہونیوالا تہا جسکی پشت سے سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونیوالا تہا) مزدور کی حیثیت سے بیت اللہ کی تعمیر مین لگے ہوئے ہونگے۔ اسی قسم کا نظارہ یہان دار الامان مین دیکھنے میں آیا جب کہ مسجد جامع کی توسیع کا کام ہو رہا ہے ایک کمرہ کی طیاری کیلیئے صحن مسجد میں سے بہت سی مٹی اٹھانیکے لئے چار لاکھہ سے زیادہ لوگونکا امام امیر المومنین نور الدین آپ اور اپنے خدام کو لیکر کام کر رہا تہا۔ اور کس نے اور سرور سے آپنے بیٹے کو پوچہا تہا کہ کیا ہمارے بچے نے بہی مزدوریمیں کام کیا ہے؟ یہ کام نہایت اخلاص اور جوش سے کیا گیا جو بہت سے مزدور کتنے ہی دنون مین نہ کر سکتے وہ بہت ہی تہوڑے وقت مین اخلاص نے کرا دیا حضرت امیر المومنین کا یہ عملی نمونہ خانہ خدا کی تعمیر مین فی الحقیقت ابراہیمی سنت کے احیا کا نمونہ تہا۔

الحق کی مدد کرو

ہمارا دہلوی اخبار الحق پریس ایکٹ کیوجہ سے پانسو روپیہ نقد ضمانت داخل کرنے پر مجبور تہا کیونکہ اخبار کے چہاپنے کیلیئے اپنے پریس کے کہولنیکی ضرورت تہی۔ پانسو روپیہ جمع کردیا گیا اور دو سو روپیہ پریس کی خرید پر خرچ ہوا اس ابتدائی حالت مین سات سو روپیہ کی زیرباری قومی توجہ کی محتاج ہے الحق صرف اپنے سرپرستون سے ایک ایک خریدار اور ایک روپیہ کی کتابونکی خرید کی درخواست کرتا ہے جو بہرحال ہمارے دوستون کو پوری کرنی چاہیئے۔

خواجہ صاحب کا لیکچر جالندھر مین

برادرم سید محمد اشرف صاحب کے جالندہر جانیکا جو مفید نتیجہ خواجہ صاحب کے لیکچر کی صورت مین نمودار ہوا ہے۔ وہ نہایت خوش کن اور شکر گزاری کے قابل ہے۔ جالندہر ایک ایسا شہر ہے جہان کبہی تبلیغ کا موقعہ نہین ملا۔ خواجہ صاحب کے لیکچر مین بہت سے مشکلات بہی بعض مولویون نے پیدا کرنے چاہے۔ مگر لیکچر نہایت کامیابی سے ہوا لیکچر کا مضمون تہا۔

وید مقدس اور قرآن کریم

اس مضمون پر خواجہ صاحب نہایت کامیابی سے پہلے کئی لیکچر دے چکے ہین۔ ۲۰۔ مارچ کو خواجہ صاحب کا دوسرا لیکچر جالندہر مین ہوگا۔ میری اپنی رائے ہے کہ ایسے لیکچر ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہرون مین ہونے چاہئیں۔

چودہری مولا بخش صاحب کا خط

الحکم نمبر ۶ جلد ۱۴ مورخہ ۲۱۔ فروری ۱۹۱۰ء صفحہ ۵ کالم اول کی سرخی (احمدی راجپوت کیون خاموش ہین) پڑہکر نہایت رنج ہوا اخبار الحکم نمبر ۲ جلد ۱۴ مورخہ ۲۱۔ جنوری ۱۹۱۰ء کے بعد میں جسدن اخبار میرے پاس آتا تہا اسدن سب سے پہلے مین راجپوتون کی نسبت کچھہ پڑہنے کیلئے بیتاب ہوکر ورق گردانی کرتا تہا لیکن کوئی خبر نہ پا کر حیران ہو کر خاموش بیٹھا تہا اس اخبار کو پڑہکر نہایت حیران ہوا ہون اور سوچ رہا ہون کہ راجپوت کیون خاموش ہین۔ کیا سوچ رہے ہین۔ کیون آجتک ایکہزار کی بجائے دس ہزار روپیہ جمع نہین ہو گیا لیکن پہر میری حیرانی اس خیال سے دور ہوگئی کہ جو کچھہ مینے اپنے دل میں سوچا ہوا ہے غالباً سارے راجپوت برادری نے وہی سوچا ہوگا وہ کیا ہے وہ یہہ ہے کہ سالانہ جلسہ دار الامان کا قریب آ رہا ہے۔ اور وہان سب بہائی جب جمع ہو کر اس بارے میں مشورہ کرنے کے مناسب تجاویز سوچکر چندہ جمع کرنا شروع کرینگے سو اب مین آپکی اخبار کے ذریعہ جملہ احمدیہ راجپوت برادری کی خدمت مین بڑے ادب سے التجا کرتا ہون۔ کہ وہ سب بہائی اس سالانہ جلسہ پر دار الامان تشریف لاوین تاکہ علاوہ وعظ و تحصیل زیارت بزرگان ملت راجپوتون کے ارتداد کے انسداد کی تجاویز سوچکر اسپر عملدرآمد شروع کردین لیکن جلسہ پر آنے سے پیشتر سب بہائیونکا

فرض ہے کہ اپنے اپنے ضلع اور علاقہ کے راجپوتونکو ضرور بعد ضرور اپنے ہمراہ لاوین اور جو نہ آسکیں انسے اپنے طور پر مشورہ کر کے آدین سب سے پہلے مین اپنے ضلع کے احمدی راجپوتون کی طرف سے اگرچہ وہ تعداد مین تہوڑے ہین ذمہ لیتا ہون اور اس مبارک کام کے خرچ کیلئے جسقدر رقم مقرر ہوگی اسکی وصولی اور ادائیگی کا ٹھیکہ لیتا ہون اگر ایک ایک ماہ کی تنخواہ یا آمدنی لینے کی تجویز پاس ہوئی تو سب سے پہلے میں اور

مراسلات

احمدیہ لائبریری فیروزپور

جماعت احمدیہ فیروزپور پر آجکل اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہو رہا ہے۔ تین چار مہینے گزرے ہیں کہ ایک وسیع مسجد جو غیر آباد پڑی تھی جماعت احمدیہ کے قبضہ میں آئی اور اب یہاں ایک احمدیہ لائبریری قایم ہو گئی ہے یہہ زیادہ تر ملک محمد حیات خان صاحب کی توجہ اور سعی کا نتیجہ ہے سب سے زیادہ حصہ ان کتب کا جو اسوقت لائبریری میں موجود ہیں حکیم محمد عمر صاحب کا عطیہ ہے۔ لائبریری کیلیئے ایک خاطر خواہ مکان جو شارع عام پر واقع ہے کرایہ پہ لیا گیا ہے تقریب افتتاح پر علاوہ احمدیوں کے ایک معقول تعداد غیر احمدی معززین کے بھی تھی جس میں خواجہ گل محمد صاحب لیڈر مرزا ناصر علی صاحب و مولوی محمد حسین صاحب۔ منشی محمد دین صاحب نقشہ نویس منشی رب نواز خانصاحب سب رجسٹرار مستری چراغدین صاحب حکیم محمد حیات صاحب میونسپل کمشنر و شیخ میر محمد صاحب انسپکٹر پولیس کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں غیر احمدی مسلمان سوسائٹی کا اعلیٰ اور تعلیمیافتہ طبقہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اس تعصب اور عناد سے نہیں دیکھتا جو جاہل طبقہ میں پائے جاتے ہیں۔ جلسہ کی کارروائی خواجہ گل محمد کی صدارت میں شروع ہوئی۔ سب سے اول حکیم محمد عمر صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اسکے بعد سید محمد شاہنواز صاحب نے ایک مختصر مضمون پڑھا جس میں یہ ترغیب دی گئی تھی کہ غیر احمدی اصحاب کو ایسے کاموں میں جو حمایت اسلام سے تعلق رکھتے ہوں اور جنکو احمدی جماعت سے خصوصیت ہو۔ احمدیوں کا ہاتھ بٹانا چاہیئے اسکے بعد راقم نے لائبریری کے اغراض اور فوائد بیان کئے صاحب صدر جلسہ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ نئے فرقہ اسلام کیساتھ پرانے فرقے ہمیشہ تشدد کرتے آئے ہیں۔ رفتہ رفتہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت بھی گھٹ جائیگی۔ غیر احمدی حاضرین نے لائبریری کیساتھ عملی ہمدردی کا اظہار امدادی چندوں کی صورت میں کیا اب لائبریری ہر روز صبح و شام کھلتی ہے۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ وہ اس لائبریری کی سرسبزی اور ترقی کے لیئے دعا فرمائیں جو اصحاب اہل تصنیف ہیں۔ وہ اگر لائبریری کے لیئے کم از کم ایک ایک نسخہ اپنی تصانیف کا عنایت فرماویں تو مشکوری کا موجب ہوگا۔ محصولڈاک اطلاع آنے پر ہم دینگے انکے علاوہ اگر اور کوئی اصحاب لائبریری کی اعانت مالی یا کتابی صورت میں فرمائیں تو انجمن احمدیہ فیروزپور مشکور گزار ہوگی۔ فیروزپور کی جماعت قلیل و ضعیف ہے۔ اور ایسی لائبریری کا مہیا کرنا جس میں عام اسلامی لٹریچر (مذہبی اور اخلاقی) موجود ہو ایک اہم کام ہے۔ جو ہماری جماعت نے توکلاً علی اللہ اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ فرزند علی سکرٹری انجمن احمدیہ شہر فیروزپور

متفرق نوٹ

طوفانی نوٹ

دنیا کے مختلف حصوں پر اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی اپنا اثر ڈال رہی ہے وہاں کی سرزمین پیرس میں پچھلے دنوں سیلاب نے جو طوفان برپا کیا۔ ابھی تک اس حادثہ کی کوئی تلافی اور تسلی کی صورت پیدا نہ ہوئی تھی۔ کہ بلجیم میں خطرناک طوفان برپا ہوا اور امریکہ کی ریاست اوہایو کے متعدد حصے طوفان سے بالکل تباہ ہو گئے۔ اور ریاست کلولینڈ میں صدہا آدمی بے خانمان کارخانے بند اور کروڑوں کا نقصان ہو گیا یہ عبرتناک حوادث تنبیہ اور تادیب کے لئے ہیں دہریہ ایسے آثار کو دیکھکر خدا تعالیٰ پر پھبتیاں اڑاتا ہے مگر نہیں جانتا کہ وہ بھی اپنے متعلقین اور متوسلین کی غلطیوں اور نافرمانیوں پر انہیں سزا دیتا اور دھمکاتا ہے۔

بہرحال یہ عبرتناک واقعات دراصل انسان کے لیئے نیکی اور بھلائی کے فرشتے ہیں تاکہ اس ذریعہ سے وہ اپنی اصلاح کرے۔

پرکاش لوٹ گئی

ارجن لکھتا ہے کہ کرشن جی مہاراج نے ارجن کی رتھبانی میں بے انتہا خدمت پسند کی تھی . . . . سری کرشن جی مہاراج بڑے دہرماتما اور نیک باطن تھے۔ لیکن نہیں معلوم انکے ہمنام کیوں جھوٹی ہمدردی اور مکاری کے آنسو بہا کر دوسروں کو اپنے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنا کر تباہ کروا تے دیکھے جاتے ہیں؟

اس نوٹ میں کرشنا ورما کا ذکر تو صراحتاً ارجن نے کیا ہے۔ مگر کسی دوسرے ہمنام سے اسکی کیا مراد ہے؟ ایڈیٹر پرکاش بتائیگا۔

یہہ معما بھی پرکاش ہی حل کرے

ارجن لکھتا ہے ہم جانتے ہیں کہ سوائے کسی خاص اخبار کے آریہ سماج کے پریس نے پولٹیکس کے شور و غل کی بجائے لوگوں کی توجہ دہرم کیطرف کھینچنے کی کوشش کی ہے۔ گو یہ افسوس کا مقام ہے کہ بعض اوقات آریہ سماج کے پریس نے پولٹیکس کی زبردست لہر کو اپنے قابو سے باہر دیکھا اور بعض اوقات آریہ سماج کا بھی کوئی نہ کوئی اخبار اسی لہر میں بہ گیا۔ اور آریہ سماج کے اس حصہ کو بھی اسی لہر میں بہا لیگیا" دہرم پال اپنے اس نوٹ میں کسی سماجی اخبار کے متعلق یہ پہیلی ہم سے بجھوانا چاہتا ہے۔ مگر ہم اسکا حل پرکاش سے پوچھیں گے کہ وہ کونسا آریہ اخبار ہے۔

لاہور کے مقدمات بغاوت میں نندگوپال ایڈیٹر سوراجیہ الہ آباد جس پر "قومی اصلاح" کی مغویانہ تصنیف کا جرم عاید تھا مسٹر ہیریسن کی عدالت سے ۵ سال عبور دریائے شور کا سزایاب ہوا۔

یہہ خبر نہایت افسوس سے سنی جائیگی کہ آخر ماہ مارچ ۱۹۱۰ء کو انجمن حمایت اسلام لاہور کے چار ارکین کے خلاف مولوی محبوب عالم خانصاحب ایڈیٹر وطن نے نالش دائر کر دی یہ کارروائی ایسی حالت میں کہ انجمن کا سالانہ جلسہ قریب ہے نہایت افسوسناک اور مضر ثابت ہونیکا خوف دلاتی ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی حالت پہ رحم کرے (مفصل بعد)

ریاست فریدکوٹ نے تمام وکلا کو ۲۰ مارچ ۱۹۱۰ء سے جدید لائسنس کا دینا منظور کرکے آیندہ اس کی پریکٹس کو بند کر دیا ہے۔

مقتدائے طریقہ احمدیہ

جناب حضرت مولانا مولوی حاجی حکیم نورالدین صاحب اپنا ہندوستانی دواخانہ دہلی سے ادویات مطلب فرمایا کرتے ہیں نیز اور اطبا بھی ایسا ہی کرتے ہیں کیونکہ یونانی مرکب ادویات

بطور خود بنانا سخت مشکل ہے جو صرف اسی دواخانہ سے ملتی ہیں اس دواخانہ نے طب یونانی کے قالب مردہ میں تاب و توان پیدا کر دی ہے کیونکہ

اس میں کل امراض کی منتخب یونانی بلکہ ویدک کی پانچسو ادویات طیار ہوتی ہیں اسکا عظیم کاروبار ہے بہت بڑا اسٹاف موجود ہے تاہم کام کی یہ کثرت کہ نصف شب بلکہ

بڑی رات تک کام کیا جاتا ہے۔ **حاذق الملک جناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی**

اور انکے مشہور خاندان کی خاص خاص مجرب دوائیں صرف اسی دواخانہ میں ملتی ہیں جناب حاذق الملک اس دواخانہ کے سرپرست ہیں اور اسکی آمدنی

مدرسہ دایان وشفاخانہ زنانہ دہلی کو دیجاتی ہے۔

شفا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے گر تدبیر اور تدبیر کیساتھ اخلاص شرط ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ کثرت سے مریض اس دواخانہ کی ادویات سے شفا حاصل کر رہے ہیں۔ کیونکہ

یہ دواخانہ ایمانداری سے اپنا فرض پورا کرتا ہے اور ہر مرض کی دوا اس میں طیار ہے۔

نوٹ:۔ ماء اللحم خاص الخاص ارواح اور قوتوں کو ترقی دینے والی بہتی مقوی بہتر غذا بہتر دوا جناب حاذق الملک کا خاص خاندانی نسخہ طیار ہے قیمت فی بوتل صہ نصف بوتل عہ

ٹھیک یہ الفاظ پتہ لکھیئے:۔ **ہندوستانی دواخانہ دہلی۔ میڈی سنز** تار کا پتہ ہے۔

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

[illegible]

پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار [illegible]

[illegible] کا راز۔ روح حیات کی ایجاد ہے چند سال ہوئے کہ میں نے [illegible] جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ [illegible] میری تین یوم کی مدنی ۸۸۳ روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے [illegible]

[illegible] ممکن ہے۔ دل حضرت ولیع دہلوی نے کہ وہ شخص بڑا بدنصیب [illegible]

روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ [illegible]

[illegible] جناب ڈاکٹر بی این صاحب بہادر [illegible] وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے [illegible] سروس حضور شہنشاہ [illegible] اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی طاقت سے [illegible] روح حیات رگ و ریشہ [illegible]

[illegible] سلطنت کے سرٹیفکیٹوں [illegible] ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے ہر انسان کو ایسا [illegible]

[illegible] روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ [illegible] قاعدہ قدرت عامل ہونے سے بڑے لوگ مرض کمزوری اعصاب [illegible]

[illegible] اعصاب کی طاقت [illegible] غذا ہے [illegible]

[illegible] ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس اور اختلاج قلب [illegible] روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے [illegible]

[illegible] روح حیات کے علاوہ [illegible] روغن [illegible] رگوں پٹھوں کی سستی۔ لاغری وغیرہ دور کرنے [illegible]

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر [illegible] قیمت فی شیشی روغن دافع سستی چار روپے چار آنہ (للعہ) [illegible]

[illegible] سے طلب کریں۔

(مطبع انوار احمدیہ قادیان میں چھپا)

ترجمۃ القرآن

قرآن مجید کے مطالب اور معانی کو آسان طور پر سمجہانے کے لیئے یہہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ اور یہہ التزام کیا گیا ہے۔ کہ کم از کم ہر مہینے میں ایک پارہ ضرور شایع ہو جاوے۔ متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہوا ہے اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے کہ معمولی اردو خوان بہی اس سے فائدہ اٹہا سکتا ہے۔ حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلایل کو پیش کرنا مقصود رکہا گیا ہے۔ حقایق و معارف قرآن کو ایسے طور پر بیان کرنیکی کوشش کیگئی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائنس دان بہی مزہ اٹہائیں۔ ترجمہ اور نوٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف کو مدنظر رکہا گیا ہے۔ اسوقت تک پانچ چہہ پارے شایع ہو چکے ہیں قیمہ ...

تفسیر سورۃ بقرہ ... بارہ روپیہ چار آنہ

(در مطبع انوار احمدیہ باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب مالک و ایڈیٹر مطبوع گردید و شائع گشت)